Presented by: Rana Jabir Abbas

سوانح

حضرت میثم تمارؒ

مؤلف

الحاج مولانا مقبول احمد صاحب نوگانوی ممتاز الافاضل

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنی

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

یا عباس

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سبیلِ سکینہؑ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ - C1

سوانح
حضرت میثم تمارؓ

مؤلف:

الحاج مولانا مقبول احمد صاحب قبلہ نوگانوی ممتاز الافاضل

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2431577

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	جناب میثم تمار رضؓ	۱
۲	میثم رضؓ کا قوم و قبیلہ اور ان کا وطن	۲
۳	میثم رضؓ کا اسلام	۳
۴	میثم رضؓ غلام تھے	۴
۵	رسول اللہؐ اور میثم رضؓ	۵
۶	امیر المومنینؑ اور میثم رضؓ	۵
۷	اہلِ بیتؑ اور میثم رضؓ	۸
۸	عزیز ترین شاگرد	۹
۹	علم	۱۰
۱۰	علم المنایا والبلایا	۱۱
۱۱	علم تاویل	۱۴
۱۲	ثبات و استقلال	۱۶
۱۳	قوتِ قلب	۱۷
۱۴	حق کے داعی جناب میثم رضؓ کا یقین اور شہادت	۲۰
۱۵	روزِ شہادت	۲۶
۱۶	میثم رضؓ کا دفن	۲۶
۱۷	میثم رضؓ کی قبر	۲۷
۱۸	میثم رضؓ کی اولاد	۲۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب میثم تمار

ابو سالم میثم تمار بن یحییٰ التمار امیر المومنینؑ کے آزاد کردہ غلام آپؑ کے مخصوص صحابی وحواری، آپؑ کے رموز واسرار اور علوم کے خزینہ دار تھے۔ علامہ ابن ابی الحدید لکھتے ہیں:

میثم کو امیر المومنینؑ نے بے شمار علم اور مخفی اسرار پر مطلع کیا تھا ضروری تو یہ تھا کہ حدیث وسیرت اور تاریخ کی کتابوں میں ان کے تفصیلی حالات اور ان کے علمی آثار کا ذکر ہوتا کیونکہ میثم ایسے بزرگ کی زندگی اسلام اور مسلمانوں کے لیے فخر و ناز کا سرمایہ اور مسلمانوں کے لیے محاسن افعال کا بہترین محرک ہے مگر افسوس کہ میثم اور ان کے جیسے مجسمۂ علم وعمل بہت سے بزرگوں کے اوراق حیات ضائع و برباد ہو گئے۔ کتابوں میں ان کے بہت مختصر حالات ملتے ہیں۔ ان کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر پردے پڑے ہوتے ہیں۔ وہ کس قوم وقبیلہ کے تھے، ان کا اصلی وطن کہاں تھا اور کہاں سے چل کر کوفہ پہنچے؛ کب مسلمان ہوئے؟ کیا ان کے والد ان سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے؟ کیا ان کے والد بھی غلام تھے؟ کس عمر میں جناب میثم درجۂ شہادت پر فائز ہوئے؟ ان کے علمی آثار کیا ہیں اسی قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو کتابوں میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتیں۔ بہر حال ہمیں جو کچھ ان کے حالات معلوم ہو سکے، نذرِ ناظرین کر رہے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by; Rana Jabir Abbas

۲

میثمؓ کا قوم وقبیلہ اور ان کا وطن

میثم اور ان کے والد دونوں عربی ناموں پر ہیں جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ اصلاً عربی ہیں۔ عجم والے بھی اگرچہ عربی نام رکھتے تھے مگر اس کا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب اسلام ہر طرف پھیل چکا تھا اور عربوں کے اقتدار کے ساتھ ساتھ عربی زبان کا غلبہ بھی بلاد عجم پر ہو چکا تھا۔ کوئی تاریخ ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ ایرانی حکومت اقتدار کے زمانے میں بھی وہاں کے باشندوں کے نام عربی ناموں جیسے ہوا کرتے تھے یہی حال ان کی وطنیت کا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ نہروانی تھے۔ نہروان ایک بڑا علاقہ ہے۔ بغداد اور واسط کے مشرقی جانب یاقوت حموی نے معجم البلدان میں بس اسی ایک نہروان کا ذکر کیا ہے۔ ان دونوں باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ میثم عرب ہی کے رہنے والے تھے عجمی نہ تھے۔ البتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل میں وہ عجم کے رہنے والے ہوں۔ رہ گیا نام تو ممکن ہے کہ اہل عجم بھی عربی ناموں پر اپنے نام رکھتے ہوں خصوصیت کے ساتھ اس علاقہ کے باشندے جو عرب کے پڑوس میں تھے۔ اسی طرح نہروان اگرچہ یہ عراق میں واقع ہے۔ لیکن عراق کا وہ حصہ جو دجلہ کے مشرق میں واقع ہے۔ ایرانی حکومت میں واقع تھا اور شاہانِ فارس کے دارالسلطنت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے بہت قریب تھا۔

میثم کے عجمی ہونے کے ثبوت میں امیرالمومنینؑ کے الفاظ سے بھی تصدیق ہوتی ہے جب امیرالمومنینؑ نے قبیلۂ بنی اسد کی ایک خاتون سے انہیں خرید کیا اور آپ نے ان کا نام پوچھا اور انھوں نے اپنا نام میثم بتایا تو آپ نے فرمایا "تمہارے والد نے عجم میں تمہارا نام میثم رکھا تھا اسی طرح یہ بات بھی طے شدہ نہیں کہ عجم خاص کر ایران والوں کو کہا جاتا تھا یا دوسرے علاقوں کو بھی عام طور پر اہل عرب اپنے کو چھوڑ کر باقی ساری دُنیا کے لوگوں کو جس میں ایران وغیرہ سبھی شامل ہیں عجم کہتے تھے۔ پھر انہیں نہروانی جو کہا جاتا ہے تو آیا اس وجہ سے کہ یہ نہروان میں پیدا ہوئے تھے یا کہیں اور سے آکر نہروان میں بس گئے تھے۔ ان تمام باتوں میں سے کسی بات کے متعلق قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

میثمؓ کا اسلام

تاریخ کی کسی کتاب سے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کب کوفہ آئے، قبیلۂ بنی اسد کی عورت کیونکر مالک ہوئی، کب وہ اسلام لائے؟ البتہ گمان ہوتا ہے کہ امیرالمومنینؑ کی غلامی میں آنے کے پہلے ہی وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ امیرالمومنینؑ نے جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سے کہا کہ رسول اللہؐ مجھے خبر دے چکے ہیں کہ تمہارے وطن عجم میں تمہارے والد نے تمہارا نام میثم رکھا تھا تو میثم نے کہا تھا صدق اللہ و رسولہ و صدق امیرالمومنین سچ کہا خدا اور رسولؐ نے اور سچ فرماتے ہیں امیرالمومنینؑ اس جملے سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ مومن اور امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آنے سے پہلے ہی آپ کے دوست داروں اور ارادت مندوں میں سے تھے۔

میثم غلام تھے

جناب میثم قبیلۂ بنی اسد کی ایک عورت کے غلام تھے (ارشاد شیخ مفید) امیرالمومنینؑ نے انھیں خرید کر آزاد کیا لیکن ان کے غلام ہونے کی وجہ سے یہ ضروری نہیں کہ وہ اسود حبشی بھی ہوں۔ اس لیے کہ عربوں نے فارس اور آس پاس کے تمام ملکوں کو فتح کر لیا تھا جہاں کے باشندے سفید رنگ کے تھے اور فتح کے نتیجے میں جتنے کافر قید ہوئے وہ غلام بنائے گئے۔ اس بناء پر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میثم حبشی تھے بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ سفید رنگ کے رہے ہوں گے کیونکہ ان کا اصل وطن نہروان تھا اور وہاں کے لوگ سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہاں اگر ان کا وطن حبش، سوڈان، نوبہ وغیرہ ہوتا تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ میثم حبشی تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہؐ اور میثمؓ

جناب میثم کی یہ شان و منزلت ہے کہ رسولِ خداؐ نے آپ کے بارے میں امیرالمومنینؑ کو وصیتیں فرمائیں پیغمبرِ خداؐ کے بعد آنے والوں میں ہمیں گنتی کے دو چار افراد ہی ایسے ملتے ہیں جن کا ذکر پیغمبرِ خداؐ کی زبان پر آیا ہو، جیسے زید بن صوحانؓ اویس قرنیؓ، میثم تمارؓ وغیرہ۔ حالانکہ بعد کے آنے والے مسلمانوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی اور ان میں مجاہدین اور علماء صالحین بھی خاصی تعداد میں ہوتے۔

امیرالمومنینؑ اور میثمؓ

امیرالمومنینؑ سے میثمؓ کو وہی نسبت تھی جو جناب سلمان فارسیؓ کو پیغمبرِ خداؐ سے حاصل تھی ابنِ زیاد نے انہیں محض اسی تقرب اور صحابیٔ امیرالمومنینؑ ہونے اور آپ کی محبت میں مشہور ہونے کے سبب قتل کیا۔ ابنِ زیاد نے انہیں قتل کرتے وقت کہا تھا۔ میثمؓ نے امیرالمومنینؑ سے اتنا عِلم حاصل کیا کہ آپ کے صحابہ میں بلحاظ عِلم سب پر فوقیت لے کے حامل ہوئے پھر امیرالمومنینؑ کی وفات کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے اکتساب عِلم کیا۔ امیرالمومنینؑ مسجد سے نکل کر میثم کی دُکان پر تشریف لاتے۔ میثم کھجوریں بیچا کرتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے۔ امیرالمومنینؑ ان سے مصروفِ گفتگو ہوا کرتے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ آپ میثم کو کسی کام سے بھیج دیتے اور ان کی غیر موجودگی میں کوئی خریدار آتا تو میثم کی جگہ خود اسے کھجوریں تول کر دے دیتے۔ ایک دن اسی طرح میثم کی عدم موجودگی میں آپؑ نے کسی خریدار کو کھجوریں تول کر دیں اور خریدار کھوٹا سکہ دے کر چلتا بنا۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کھجوریں وہاں جا کر کڑوی ہی نکلیں گی۔ تھوڑی ہی دیر میں گاہک کھجوریں لے کر واپس آیا کہ یہ تو کڑوی ہیں۔ امیرالمومنینؑ نے اس کا کھوٹا درہم اسے واپس کر دیا۔

(بحارالانوار ج ۵ صـ ۵/۴۷ بحوالہ مناقب ابن شہر آشوب)

کتنا عظیم المرتبت تھا وہ امام اور کتنا عظیم المرتبت تھا وہ ماموم۔ امام بازار میں ایک رعیت کی دکان پر بیٹھے ہیں اور اس کی طرف سے کھجوریں فروخت کرتے ہیں۔ یہ امام کے تواضع کی انتہا اور اہل ایمان و علم کے ساتھ محبت و مہربانی کی بہترین مثال ہے۔ اور ماموم ایسا رفیع المنزلت کہ امامِ وقت اور بادشاہ زمانہ اس کے پاس بیٹھتے ہیں حالانکہ اس کی حیثیت ایک کھجور بیچنے والے سے زیادہ کی نہ تھی۔ شہر میں انہیں نہ کوئی خاص وجاہت حاصل تھی نہ کسی بڑے قبیلہ ہی کے تھے بلکہ وہ تو ایک آزاد کردہ غلام تھے۔

امیرالمومنینؑ انہیں پاکیزہ علوم تعلیم فرماتے، انہیں اسرار کی باتوں پر مطلع کرتے یہاں تک کہ آپ اکثر و بیشتر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابنِ زیاد کے ان ہولناک مظالم کا تذکرہ کرتے جوان پر وہ اپنے زمانے میں ڈھانے والا تھا اور جناب میثمؓ کہا کرتے، راہِ خدا میں یہ سب بہت کم ہے۔ امیرالمومنینؑ جب تنہائی میں مناجات فرماتے یا رات کے وقت صحرا کی طرف نکلتے تو میثم آپ کے ساتھ ہوتے اور آپ کی دُعائیں اور مناجات سنتے۔
(بحارالانوار ج ۹ ص ۴۷۳)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ میثمؓ سے آپؑ کو خاص خصوصیت تھی اور امیرالمومنینؑ انہیں ایسی باتوں سے آگاہ کرتے جن باتوں سے کسی کو آگاہ نہ فرماتے۔ تنہائی اور مناجات کے وقت امیرالمومنینؑ کے پاس بس وہی ہو سکتا تھا اور آپ کا انداز تعبد و خضوع و خشوع وہی مشاہدہ کر سکتا تھا جس کا ایمان و یقین مضبوط ہو، جو سراسیمگی و اضطراب کا شکار نہ ہو جائے یہی وجہ ہے کہ ایسے اوقات میں امیرالمومنینؑ بس گنتی کے دو چار ہی اصحاب کو اپنے پاس رکھتے جیسے میثم، کمیل بن زیاد اور ان ہی جیسے دو ایک حاملین اسرار صحابہ کرام۔

امام حسنؑ و امام حسینؑ بھی میثمؓ کے ساتھ والد بزرگوار ہی جیسا برتاؤ کرتے۔ بس فرق اتنا ہوا کہ امیرالمومنینؑ کی شہادت کے چند ہی مہینوں بعد امام حسنؑ و امام حسینؑ مدینہ چلے گئے اور میثم کوفہ میں رہ گئے۔ بہت ممکن ہے کہ کوفہ میں ان کا قیام اِن دونوں شاہزادوں کے حکم ہی سے ہو کیونکہ کوفہ والے میثم کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادہ اطاعت گزار اور ان کی باتوں کو گوش دل سے سنا کرتے اکثر میثم اور ان ہی جیسے دوسرے امیرالمومنینؑ کے اصحاب اگر نہ ہوتے جنہوں نے امیرالمومنینؑ کے فضائل و مناقب کی نشر و اشاعت میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر ڈالیں تو بہت ممکن ہے کہ دشمنان امیرالمومنین آپ کے فضائل و مناقب چھپانے میں کسی حد تک کامیاب ہو جاتے۔

اہلِ بیتؑ اور میثمؓ

میثمؓ نے اپنے امام کو پہچانا، ان کی اطاعت کی جس طرح اپنے پروردگار اور رسولؐ کی معرفت حاصل کر کے ان کے اوامر و نواہی کے پابند ہوئے، امام کی اطاعت جبھی کی جب دل سے ان کو دوست رکھا اور انہیں اپنی جان کا مالک و مختار سمجھا میثمؓ ان صاحبان معرفت میں سے تھے جنہیں بخوبی اس کی واقفیت تھی کہ امامت کیا چیز ہے اور کون سزاوار امامت ہے۔ وہ علی الاعلان امامت کا چرچا کیا کرتے تھے، وہ بڑی سے بڑی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لائے حتیٰ کہ اپنی جان کی بھی انہیں پروا نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پیغمبر خداؐ اور امیرالمومنینؑ کے بعد ائمۂ طاہرینؑ برابر ان کا ذکر کیا کرتے اور مدح و ستائش بھرے الفاظ ان کے بارے میں ارشاد فرماتے جناب ام سلمہؓ نے میثمؓ سے امام حسینؑ کے متعلق کہا کہ وہ برابر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہیں یاد کیا کرتے (رجال کشی) امام محمدؑ باقرؑ فرمایا کرتے "میں انہیں حد سے زیادہ دوست رکھتا ہوں"۔ امام جعفر صادقؑ ان کے لیے دعائے رحمت کیا کرتے اور اکثر ان کا ذکر آپ کی زبان پر آیا کرتا۔ ظاہر ہے کہ امام ایسے ہی شخص کے لیے دعائے رحمت کر سکتے ہیں جس کا ایمان ثابت اور جس کا علمی درجہ بہت بلند ہو۔ یہ درجہ و منزلت تھی میثم کی ائمہ اہلِ بیتؑ کے نزدیک جیسا کہ خود میثم کے دِل میں اِن ائمہ طاہرینؑ کی قدر و منزلت تھی۔ ان ہی ائمہ طاہرین کی محبت میں انہوں نے جان دینا اور سولی پر چڑھنا گوارا کیا اور اظہار برأت کے مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔

عزیز ترین شاگرد

شاگرد اپنے اُستاد کی مِثال ہوا کرتا ہے، علم ہی میں نہیں بلکہ اخلاق و مکارم میں بھی اس کا نمونہ ہوا کرتا ہے۔ اُستاد اپنے شاگرد میں اپنی روحانی و علمی زندگی دیکھتا ہے اور اسے اپنے فضائل و کمالات کا مظہر سمجھتا ہے۔ امیرالمومنینؑ میثم کو حد سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔ اور محبوب رکھنا بھی چاہیئے تھا کیونکہ میثم آپؑ کے عِلم و عمل، ارشاد و ہدایت اور رفتار و گفتار کا نمونہ تھے۔ آپؑ کے پاکیزہ اخلاق اور خیر و صلاح کا نمونہ تھے میثمؒ ہی جیسے اصحاب کے ذریعہ حجت قائم، دین سر بلند اور شریعت زندہ ہوئی۔ وہ آپؑ کی درس گاہ کے ہونہار شاگرد، آپ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علوم کے حامل، آپ کے رموز واسرار کا مخزن تھے ایسے رموز واسرار جن کا متحمل بس وہی شخص ہو سکتا تھا جس کے ایمان کو اللہ نے پرکھ لیا ہو۔ امیرالمومنین میثم کو اتنی اہمیت دیتے، اتنی عزّت و توقیر فرماتے کہ بازار میں ان کے پاس بیٹھا کرتے آنے جانے والے آپ کو دیکھتے کہ ان سے مصروفِ گفتگو ہیں، ان کو تعلیم فرما رہے ہیں، علوم الٰہیہ سے انہیں فیضیاب کر رہے ہیں۔ اہلِ علم و دیندار مومنین کی امیرالمومنینؑ کی نگاہوں میں وہ قدر و منزلت تھی اور اس طرح ان سے پیش آتے جیسے انہیں میں سے ایک ہوں۔ آپ ان کے پہلو بہ پہلو بیٹھتے اور ہر بات میں ان کو برابر کا درجہ دیتے۔

علم

خداوند عالم اور اہلِ ایمان کے نزدیک کوئی شخص علمِ دین ہی کی وجہ سے سربلند و سرفراز ہوتا ہے۔ جس کا جتنا علم ہوگا اسی لحاظ سے اس کا درجہ ہوگا۔ میثم دین و شریعت کے بیش از بیش علوم کے حامِل ہونے اور علم کے مطابق عمل کرنے ہی کی وجہ سے سربلند ہوئے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ان کا بے پایاں علم اور امیرالمومنینؑ سے اکتساب واستفادہ باوجودیکہ بہت مختصر مدت اس کے لیے انہیں ملی صرف اس وجہ سے تھا کہ ان کی طبیعت پاکیزہ تھی۔ اور مبدأ فیض کی طرف سے صلاحیت و استعداد لے کر آئے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میثم کا علمی درجہ کتنا بلند تھا اس کا اندازہ ان کے فرزند صالح کی اس روایت سے ہوتا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے درخواست کی کہ آپ مجھے حدیث کی تعلیم دیجئے۔ امام نے فرمایا کیا تم نے اپنے والد سے حدیثیں نہیں سنیں۔ صالح نے کہا نہیں۔ میں ان کی زندگی میں بہت کم سن تھا۔ امام محمد باقرؑ کا صریحی مطلب یہ تھا کہ میثم نے امیر المومنینؑ سے اتنے علوم حاصل کئے تھے کہ اگر صالح کو ان سے استفادہ کا موقع ملتا تو انہیں کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

عِلم المنایا والبلایا

یعنی موتوں کا علم اور ان واقعات و حادثات کا علم جن میں آئندہ لوگ مبتلا ہونے والے تھے امیر المومنینؑ نے اپنے خاص الخاص اصحاب کو اس علم سے بہرہ مند کیا۔ میثم بھی اس علم کے امانت داروں میں سے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ انہیں کون قتل کرے گا اور کیونکر قتل کرے گا، وہ صرف اپنی ہی پیش آنے والی مصیبتوں سے آگاہ نہ تھے بلکہ دوسروں پر جو پیش آنے والی تھیں ان کا بھی انہیں علم تھا چنانچہ بنی اسد کی بزم میں ان کی ملاقات حبیب بن مظاہر سے ہوئی، دونوں دیر تک راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے، سلسلۂ گفتگو میں حبیب بن مظاہر نے کہا، میں ایک گنجے سر، پرشکم شخص کو دیکھ رہا ہوں جو دار الرزق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے پاس خربوزے بیچا کرتا تھا وہ اہلِ بیت پیغمبرؐ کی محبت میں لکڑی پر سولی دیا جائے گا اور اس کا پیٹ چاک کر ڈالا جائے گا۔ میثم نے کہا، میں بھی ایک سُرخ رنگ کے انسان کو دیکھ رہا ہوں جو نواسۂ رسولؐ کی نصرت میں نکلے گا اور قتل کیا جائے گا، کوفہ میں اس کے سر کی تشہیر ہو گی۔ وہ دونوں یہ باتیں کر کے اپنی اپنی راہ نکلے۔ اس موقع پر دوسرے لوگ جوان دونوں کی گفتگو سُن رہے تھے ہنسنے اور مذاق اُڑانے لگے۔ ان لوگوں نے کہا ان دونوں شخصوں سے بڑھ کر جھوٹا ہم نے نہیں دیکھا۔ ابھی مجمع پراگندہ نہیں ہوا تھا کہ رشید ہجری ان دونوں کو پوچھتے آپہنچے۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ ایسی ایسی باتیں کر کے اپنی اپنی راہ نکلے۔ رشید نے کہا، خدا رحم کرے میثم پر، وہ یہ بات بھول ہی گئے کہ حبیب بن مظاہر کا سر لانے والے کی تنخواہ میں سو روپے کا اضافہ بھی ہو گا۔ حاضرین نے کہا، خدا کی قسم! یہ تو ان دونوں سے بڑھ کر جھوٹے نکلے۔ مگر تھوڑے ہی دن گزرے ہوں گے کہ یہ ساری باتیں پیش آ کر رہیں۔ (رجال کشی)

ایک مرتبہ میثمؒ امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں۔ انہوں نے باوازِ بلند کہا، اے سونے والے اُٹھیے، خدا کی قسم آپ کی ریش مبارک آپ کے سر کے خون سے رنگین ہو گی (رجال کشی)

میثم کا مطلب یہ نہ تھا کہ امیرالمومنینؑ اس بات سے ناواقف تھے اور میثم آپ کو خبر دے رہے تھے بلکہ ان کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ امیرالمومنینؑ کے ساتھ کیا حادثہ ہونے والا ہے اور میثمؓ کے معلومات کا بھی لوگوں کو اندازہ ہو جائے تاکہ لوگ ان کے معلومات سے فائدہ اٹھائیں۔

جناب مسلم کی شہادت کے بعد کوفہ کے کچھ شیعہ اور میثمؓ و مختارؓ ایک ہی ساتھ ابنِ زیاد کی قید میں تھے۔ میثم نے مختار کو بتایا کہ تم عنقریب رہا ہو جاؤ گے اور ابنِ زیاد کو قتل کرو گے، تمہارے قدم اس کی پیشانی اور رخساروں کو روندیں گے۔ ابنِ زیاد نے جس دِن مختار کو قتل کرنے کے لیے قید خانہ سے نکالا، ٹھیک اسی دن یزید کے پاس سے قاصد ابنِ زیاد کے پاس یہ فرمان لے کر پہنچا کہ مختار کو رہا کر دو۔ مختار کو رہائی ملی اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ تمام باتیں رونما ہو کر رہیں جو میثمؓ نے بتائی تھیں۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۱ صہ ۲۱۰)

صالح بن میثمؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو خالد تمار نے بتایا میں میثم تمار کے ساتھ جمعہ کے دن دریائے فرات میں کشتی پر تھا۔ اتنے میں ہوا تیز چلنے لگی، میثم نے ہوا کو دیکھ کر کہا کشتی کو باندھ دو کہ ہوا چلنے والی ہے اسی وقت معاویہ نے انتقال کیا ہے۔ دوسرا جمعہ آنے پر شام سے ایک قاصد پہنچا، میں نے اس سے مِل کر خبر پوچھی، قاصد نے کہا معاویہ مر گیا اور لوگوں نے یزید کی بیعت کر لی۔ میں نے پوچھا معاویہ کس دن مرے؟ اس نے بتایا کہ جمعہ کے دِن۔

میثم جب سولی پر چڑھائے گئے تو باآوازِ بلند کہا، لوگو!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو شخص علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مخفی حدیثیں سننا چاہے وہ میرے قتل کئے جانے سے پہلے آکر سن لے۔ خدا کی قسم، میں قیامت تک پیش آنے والے واقعات اور جتنے فتنے رونما ہونے والے ہیں سب کی خبر دے سکتا ہوں۔

علم تاویل

قرآنِ مجید کی آیات کی تاویل کا اصل عالم خدا اور وہ لوگ ہیں جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کیا یہی لوگ راسخون فی العلم ہیں۔ آیاتِ قرآنی کی تاویل اور کون سی آیت محکم ہے اور کون سی آیت متشابہ، یہ بس راسخون فی العلم ہی بتا سکتے ہیں۔ پیغمبرؐ نے ان لوگوں کی حدیث ثقلین کے ذریعہ نشان دہی بھی کردی کہ وہ قرآن کے ہمسر ہیں انہیں کو قرآن کا مکمل علم ہے۔ میثمِ تمارؓ تفسیر قرآن کے بھی عالم تھے اور انہوں نے علم تفسیر امیرالمومنینؑ سے حاصل کیا۔ ایک مرتبہ مدینہ میں میثمؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کی ملاقات ہوئی، میثمؓ نے کہا تفسیر قرآن کے متعلق جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو کیونکہ میں نے امیرالمومنینؑ سے پڑھا ہے اور آپ نے اس کی تاویل کی مجھے تعلیم دی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ نے قلم دوات منگوایا تاکہ میثمؓ جو کچھ بتاتے جائیں وہ لکھتے جائیں۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ لکھیں میثمؓ نے ان سے کہا، آپ کا کیا حال ہوگا جب کہ آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھے سولی پر لٹکا ہوا دیکھیں گے۔ ابنِ عباسؓ نے کہا، تم تو کاہنوں جیسی باتیں کرنے لگے (جو غیب کی خبریں بیان کرتے ہیں) یہ کہہ کر انہوں نے کاغذ ہاتھ سے رکھ دیا۔ میثم نے کہا جلدی نہ کیجئے، میں جو کچھ بتاؤں اگر وہ حق بات ہو تو اسے اختیار کیجئے گا ورنہ ترک کر دیجئے گا۔ پھر انہوں نے آیات الٰہی کی وہ تفسیر بیان کی جو انہوں نے امیرالمومنین سے سن رکھی تھی۔ (رجال کشی ص ۵۴)

اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ میثم پورے قرآن کی تاویل کے عالم تھے جبھی انہوں نے ابنِ عباس سے کہا تھا، تفسیر قرآن میں جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو کیونکہ میں نے قرآن علیؑ بن ابی طالبؑ سے پڑھا ہے اور انہوں نے اس کی تاویل کی مجھے تعلیم دی ہے۔

۲۔ میثم کو جو علم حاصل تھا وہ ابنِ عباس کو حاصل نہ تھا۔ اسی لیے میثم جو کچھ بتاتے گئے ابن عباس لکھتے گئے۔

۳۔ میثم علم کے بلند درجے پر فائز تھے اور قابلِ اعتماد و وثوق تھے، اس لیے کہ ابن عباس نے ان کی بیان کردہ باتیں بغیر کسی تامل کے لکھ لیں۔

۴۔ ابنِ عباس کو موتوں اور آنے والے حادثات و واقعات کا بالکل علم نہ تھا ورنہ میثم کے یہ کہنے پر کہ اس دن آپ کا کیا حال ہوگا جب آپ مجھے سولی پر لٹکا دیکھیں گے، وہ انکار نہ کرتے اور ان کی اس پیشین گوئی کو کہانت قرار نہ دیتے حالانکہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابنِ عباس نے امیرالمومنینؑ کو دیکھا بھی اور اس قسم کے اسرار و رموز بیان کرتے سنا بھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان علوم کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

ثبات واستقلال

امیرالمومنین علیہ السلام نے جب میثم رضؓ کو ان مصائب و شدائد سے آگاہ کیا جو آگے چل کر ان کو پیش آنے والے تھے تو میثم رضؓ نے عرض کی امیرالمومنینؑ میں ان تمام مصائب پر صبر کروں گا۔ اللہ کی راہ میں یہ سب مصیبتیں تو بہت کم ہیں۔ ایک دن امیرالمومنینؑ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں سولی دی جائے گی اور اسی سولی پر تمہارا دم نکلے گا۔ میثم رضؓ نے عرض کی مولا میں فطرت اسلام پر تو باقی رہوں گا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو میثم کی تمام تر نظر انجام اور آخرت پر تھی، انہیں سولی دیئے جانے کی کوئی پروا نہیں تھی۔ جب میثم گرفتار کئے گئے اور ابنِ زیاد نے انہیں سولی دیئے جانے کا حکم دیا تو انہیں پورا موقع اس کا حاصل تھا کہ بھاگ کر اپنی جان بچائیں، کوفہ میں ان کے چاہنے والے بہت سے تھے۔ ابنائے زمانہ جس طرح زمانہ کا رنگ دیکھ کر اپنا رنگ بدل لیتے ہیں اور حکومت سے زمانہ سازی کرتے ہیں، میثم بھی کر سکتے تھے لیکن اسی وقت میثم کے کمال ایمان اور ان کی نفسیات کا شاندار مظاہرہ ہوا۔ وہ اس وقت موت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور زندگی کے درمیان معلق تھے مگر انہوں نے ایمان پر باقی رہ کر جان دینا گوارا کیا، ان کی باتوں میں نہ نرمی آئی نہ انداز خطابت میں شانِ انکسار پیدا ہوئی۔ انہوں نے بے دھڑکے جھجکے ابنِ زیاد سے کہا، امیرالمومنینؑ نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تمہیں کمینہ و ناپاک بدکار عورت کا فرزند ابنِ زیاد گرفتار کرے گا۔ میثمؓ نے یہ فقرہ اس وقت کہا جب کہ انہیں یقین تھا کہ انہیں ابنِ زیاد سُولی ضرور دے کے رہے گا۔ جب ابنِ زیاد کے ملازموں نے اِن کی زبان قطع کرنی چاہی تو بولے بدکار عورت کا فرزند مجھے اور میرے مولا کو جھٹلانا چاہتا ہے۔ اسی طرح ابنِ زیاد کے یہ پوچھنے پر این ربک تمہارا پروردگار کہاں ہے؟ میثمؓ نے برجستہ کہا اللہ تعالیٰ ہر ظالم کی گھات میں ہے اور تم بھی ان ہی ظالموں میں سے ہو۔ کیا یہ تمام باتیں میثم کی صلابت ایمان اور یقینِ محکم کا ثبوت نہیں؟ ابتلاء و آزمائش کی گھڑیوں میں ایسا ہی ثبات واستقلال ہونا چاہیے۔

قوتِ قلب

دل کی قوت بھی ایمان کی قوت کا ثمرہ ہے۔ جس شخص کی آنکھوں میں اللہ بڑا ہوگا اس کی آنکھوں میں خدا کے سوا ہر چیز کمتر و حقیر ہوگی۔ جو شخص قیامت کے عقاب کو عظیم سمجھے گا۔ روزِ جزا ثواب ملنے کا یقین رکھے گا وہ اس دنیا میں پیش آنے والی ہر مصیبت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو آسان سمجھے گا۔ یہ صفت جناب میثم میں اس دن دیکھنے میں آئی جب ابنِ زیاد نے انہیں سولی دیئے جانے کا حکم دیا۔ ابنِ زیاد انتہائی سفاک اور جلاد انسان تھا۔ خوں ریزی اس کا محبوب مشغلہ تھا، خصوصیت کے ساتھ اہل بیت طاہرینؑ اور ان سے تعلق خاطر رکھنے والوں کا تو وہ جانی دشمن تھا۔ میثم جو امیرالمومنینؑ کے عزیز ترین شاگرد تھے، جو بہ بانگ دہل آپ کی محبت و ولایت کا اعلان کرتے پھرتے، آپ کے فضائل و کمالات کی نشر واشاعت کرتے، ان کو ابنِ زیاد کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ بس ایک ہی چیز ابنِ زیاد کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھ سکتی تھی وہ یہ کہ میثم امیرالمومنینؑ سے بیزاری کا اعلان کریں لیکن میثمؒ ایسے صادق الایمان اور قوی دِل والے انسان کے لیے اور سب کچھ ممکن تھا مگر امیرالمومنینؑ سے بیزاری کا اظہار ناممکن تھا، خصوصیت کے ساتھ ایسی صورت میں جبکہ امیرالمومنینؑ نے اظہارِ بیزاری سے ممانعت بھی فرما دی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا اگر کوئی تمہیں گالیاں دینے پر مجبور کرے تو تم گالیاں دے دینا، یہ میرے لیے پاکیزگی اور تمہارے لیے باعثِ نجات ہوگی لیکن اگر کوئی مجھ سے اظہارِ بیزاری پر تمہیں مجبور کرے تو ہرگز نہ کرنا کیونکہ میں فطرتِ اسلام پر پیدا ہوا اور سب سے پہلے ایمان بھی لایا اور ہجرت بھی کی۔ ابنِ زیاد نے میثم کو مجبور کیا کہ وہ امیرالمومنینؑ سے بیزاری کا اظہار کریں۔ میثم نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا۔ ابن زیاد نے کہا تمہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہرحال علی بن ابی طالب سے بیزاری کا اظہار کرنا اور ان کے معائب بیان کرنا ہوں گے ورنہ میں تمہارے ہاتھ پیر کاٹ کر سولی پر چڑھا دوں گا۔ میثمؓ نے کہا میرے مولا علی بن ابی طالبؑ مجھے پہلے ہی خبر دے چکے ہیں کہ میرے ہاتھ پیر کاٹے جائیں گے اور مجھے سولی دی جائے گی میں نے آپ سے پوچھا تھا، یہ ساری باتیں کس شخص کے ذریعہ عمل میں لائی جائیں گی۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا تھا عبیداللہ بن زیاد۔

کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس قوت قلب اور ہمت و جرأت کا؟ میثم ابنِ زیاد کے منہ پر ایسا سخت جواب دے رہے ہیں اور اس کے حسب و نسب کا پول بھی کھولے دے رہے ہیں۔ میثمؓ سولی پر چڑھے اسی طرح لوگوں سے امیرالمومنینؑ اور اہلِ بیت طاہرینؑ کے فضائل اور ان کے دشمنوں کے معائب بیان کرتے رہتے سولی پر چڑھ کر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسی طرح تقریر کرنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ کام تو ایسے ہی کامل الایمان بندے کر سکتے ہیں جو نہ موت کو خاطر میں لاتے ہیں نہ انہیں اس بات کی پروا کہ کس طرح موت آئے گی۔ ان کے دِل میں تو بس خوف الٰہی کی اہمیت ہوتی ہے۔ وہ موت کو فنا کے گھر سے بقا کے گھر تک اور مصیبت و بدحالی سے خوش بختی و سعادت تک جانے کے لیے ایک پل سمجھتے ہیں۔

(میثم تمار مولفہ محمد حسین المظفری مترجمہ مولانا محمد باقر النقوی مرحوم)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق کے داعی جناب میثمؓ کا یقین اور شہادت

جنابِ میثمؓ بیان کرتے تھے کہ ایک روز حضرت امیرالمومنینؑ نے مجھے بلایا اور فرمایا، کیوں میثم اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب بنی امیہ کا حاکم ابنِ زیاد تمہیں طلب کر کے کہے گا کہ مجھ سے تبرّا کرو۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم میں حضور سے تبرا نہیں کروں گا۔ حضرت نے فرمایا تب وہ تم کو قتل کر کے سولی دے دے گا۔ میں نے عرض کیا، کیا مضائقہ ہے، میں صبر کروں گا کہ راہِ خدا میں یہ معمولی بات ہے۔ حضرت نے فرمایا اے میثم اگر تم صبر کرو گے تو بروز قیامت میرے ساتھ میرے ہی درجہ میں رہو گے۔

اس کے بعد میثمؓ اپنی قوم کے چودھری کی طرف سے گزرتے اور اس سے کہنے لگے، اے بھائی! میرے پیشِ نظر وہ زمانہ ہے جب تم کو بنی اُمیہ کا حاکم ابنِ زیاد بلا کر میری گرفتاری کو بھیجے گا اور چند روز تک تم مجھے طلب کرتے رہو گے۔ پھر جب میں آؤں گا تو مجھے تم اس کے پاس پہنچا دو گے جس کے بعد وہ مجھے عمرو بن حریث کے دروازے پر قتل کرے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو میری ناک کے دونوں نتھنوں سے تازہ خون جاری ہوگا۔

عمرو بن حریث کے مکان سے متصل کھجور کا ایک درخت تھا، جناب میثم اکثر اس درخت کے پاس سے گزرتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اپنے ہاتھ سے ٹھیک کر کے کہتے، اے درخت! تو اسی لئے غذا پا رہا ہے کہ میں تجھ پر سولی دیا جاؤں اور میں اسی لیے غذا پا رہا ہوں کہ تجھ پر سولی پاؤں۔ آپ عمرو بن حریث کے پاس سے بھی گزرتے اور اس سے کہتے' اے عمرو! جب میں تمہارے پڑوس میں آؤں گا تو میرے ساتھ اچھے پڑوسی کا برتاؤ کرنا۔ عمرو بن حریث اس کا اصلی مطلب نہیں سمجھتا اور خیال کرتا کہ معلوم ہوتا ہے میثم اس محلہ میں کوئی مکان خریدنا چاہتے ہیں اس وجہ سے ان کو جواب دیتا کہ سبحان اللہ! تم اس محلہ میں آؤ گے تو مجھے کیسی خوشی ہو گی۔ اس کے بعد میثم حج کرنے کے لیے مکّہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ ان کے جانے پر ابنِ زیاد نے ان کے محلہ کے اِسی چودھری کو بلا کر کہا، میثم کو گرفتار کر لاؤ۔ اس نے بیان کیا وہ تو مکہ معظمہ گئے ہوئے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا، یہ سب میں نہیں جانتا، اگر تم ان کو نہیں لاؤ گے تو میں تم کو قتل کر دوں گا۔ چودھری نے اس کام کے لیے کچھ مہلت طلب کی، ابن زیاد نے مہلت دے دی جس کے بعد وہ چودھری میثمؓ کے انتظار میں شہر قادسیہ کی طرف چلا گیا۔ میثم مکّہ سے واپس آ کر دربار ابن زیاد میں پہنچے تو اس نے پوچھا تم ہی میثم ہو؟ انہوں نے کہا میں ہی میثم ہوں۔ اس نے کہا ابو تراب سے تبرا کرو۔ انہوں نے کہا میں ابو تراب کو کیا جانوں؟ کہا علی بن ابی طالب سے تبرا کرو۔ میثم نے کہا اگر میں نہ کروں تو کیا ہو گا؟ کہا خدا کی قسم، میں تمہیں ضرور قتل کر دوں گا۔ آپ نے جواب دیا میرے مولا و آقا تو مجھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلے سے خبر دیتے تھے کہ تو مجھے قتل کرے گا اور عمرو بن حریث کے دروازے پر سولی بھی دے گا اور جب چوتھا دِن آئے گا تو میری ناک کے دونوں نتھنوں سے تازہ خون جاری ہو جائے گا۔

ابنِ زیاد کے حکم سے آپ سولی پر چڑھا دیئے گئے۔ آپ نے اسی طرح سولی پر چڑھتے ہوئے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ جو تمہیں پوچھنا ہو مجھ سے میرے قتل ہونے کے پہلے پوچھ لو، خدا کی قسم قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی ہیں وہ سب میں تم کو بتا سکتا ہوں اور جو کچھ فتنہ و فساد ہوں گے ان سب کی خبر بھی دے دوں گا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا اور آپ ابھی ان کو ایک بات ہی بتا نہیں پائے تھے کہ ابنِ زیاد کا آدمی آیا اور ایک لگام آپ کے منہ میں لگا دی۔ آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کے منہ میں اس وقت لگام لگائی گئی جب آپ سولی پر تھے۔ چنانچہ اس لگام کی وجہ سے آپ کی زبان رُک گئی اور پھر کوئی بات آپ نہ بیان کر سکے۔

حضرت امام علی رضاؑ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میثمؓ حضرت امیرالمومنینؑ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے تو معلوم ہوا آپ سوتے ہیں۔ انہوں نے حضرت کو بیدار کیا اور عرض کی، حضور کی داڑھی حضور کے سر کے خون سے سرخ کی جائے گی۔ حضرت نے فرمایا سچ کہتے ہو اور تمہارے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان بھی کاٹ دی جائے گی اور کھجور کا وہ درخت بھی کاٹا جائے گا جو کناسہ میں ہے۔ اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے چار ٹکڑے کیے جائیں گے، ایک ٹکڑے پر تم کو سولی دی جائے گی دوسرے پر حجر بن عدی کو، تیسرے پر محمد بن اکثم کو اور چوتھے پر خالد بن مسعود کو۔ میثم کہتے تھے کہ حضرت کی ان باتوں پر مجھے شک ہوا اور میں نے دل میں کہا کہ حضرت ہم لوگوں سے غیب کی باتیں بیان کر رہے ہیں اور حضرت سے عرض کی، حضور کیا واقعاً یہ باتیں ہونے والی ہیں؟ حضرت نے فرمایا ہاں خدا کی قسم ایسا ہی ہوگا کیونکہ حضرت رسولِ خداؐ مجھے اسی طرح خبر دے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی میری یہ سزا کس جرم میں ہوگی۔ حضرت نے فرمایا اس لیے کہ ابنِ زیاد تمہیں گرفتار کرے گا اور مجھ سے تبرا کرنے کو کہے گا، تم نہیں کرو گے۔

میثم یہ بھی بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت جبانہ کی طرف تشریف لے جانے لگے، میں بھی ساتھ تھا۔ وہاں سے حضرت محلّہ کناسہ کے اسی کھجور کے درخت کے پاس سے گزرے تو مجھ سے فرمانے لگے، اے میثم! تمہارے اور اس درخت کے درمیان بڑا تعلق ہے۔ میثم کہتے تھے کہ جب۔ (حضرت امیرالمومنینؑ کے بہت دنوں بعد) ابن زیاد کوفہ کا حاکم بنایا گیا اور وہ اس محلّہ میں پہنچا تو اس کا علم محلّہ کناسہ کے اسی کھجور کے درخت سے لپٹ کر پھٹ گیا۔ اس نے اس سے فال بد لی اور حکم دیا کہ وہ درخت کاٹ دیا جائے تب اس درخت کو ایک شخص نے خرید لیا اور اس کے چار ٹکڑے کر ڈالے۔ میثم کہتے تھے کہ میں نے اپنے بیٹے صالح سے کہا کہ لوہے کی ایک کیل لاؤ اور اس پر میرا اور میرے والد کا نام لکھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر اس درخت کی کسی شاخ میں ٹھونک دو۔ جب اس واقعہ کو کچھ دن گزر گئے اور میں ابنِ زیاد کے پاس گیا تو عمرو بن حریث نے ابنِ زیاد سے کہا، اے امیر! آپ اس کو پہچانتے ہیں؟ اِس نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا (معاذ اللہ) کذاب علی بن ابی طالب کا کذاب غلام میثم تمار ہے۔ یہ سنتے ہی ابنِ زیاد برابر ہو بیٹھا اور مجھ سے پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یہ (عمرو بن حریث) بالکل غلط کہتا ہے بلکہ میں صادق ہوں اور میرے مولا و آقا علیؑ بن ابی طالب بھی صادق تھے۔ اس نے کہا اچھا تم علی سے تبرا کرو، اُن کی برائیاں بیان کرو، عثمان کو دوست رکھو اور ان کی خوبیاں بیان کرو ورنہ میں تمہارے دونوں ہاتھ کٹوا کر تم کو سولی دے دوں گا۔ یہ سُنتے ہی میں رونے لگا، ابنِ زیاد نے کہا، ابھی تو تم قتل نہیں کئے گئے صرف قتل کی دھمکی سُنتے ہی رونے لگے۔ میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قتل کی خبر سے نہیں روتا بلکہ اپنے اس شک کی وجہ سے روتا ہوں جو مجھے اس روز ہو گیا تھا جس دن میرے آقا میرے مولا، میرے سردار نے میرے متعلق مجھے خبر دی تھی۔ ابنِ زیاد نے پوچھا، انہوں تمہیں کس بات کی خبر دی تھی؟ میں نے کہا حضرت نے فرمایا تھا کہ میرے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ دی جائے گی اور میں سولی دے دیا جاؤں گا۔ میں نے پوچھا تھا کہ حضور کون مجھ پر یہ ظلم کرے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا تھا کہ ظالم ابن زیاد یہ سنتے ہی ابنِ زیاد غصہ سے بھوت ہو گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر کہا خدا کی قسم میں تمہارے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دونگا اور تمہاری زبان چھوڑ دوں گا کہ دُنیا سمجھ لے تم بھی جھوٹے ہو اور تمہارے مولا بھی جھوٹے تھے۔

غرض میثم تمار کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کو سولی دی گئی۔ اس پر انہوں نے بلند آواز سے کہا لوگو! جو شخص حضرت علیؑ کی رازوالی حدیثیں سننی چاہے وہ جلد آکر سن لے۔ لوگ وہاں جمع ہو گئے اور میثم تمار ان سے حضرت کی عجیب وغریب حدیثیں بیان کرنے لگے۔ اتنے میں عمرو بن حریث اِدھر سے گزرا تو پوچھا، یہ کیسی بھیڑ ہے؟ لوگوں نے کہہ دیا کہ میثمؓ حضرت علیؑ کی حدیثیں بیان کر رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ فوراً پلٹ گیا اور جا کر ابنِ زیاد سے کہا، حضور! جلد کسی کو بھیج کر میثمؓ کی زبان کٹوا دیجئے ورنہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ اپنی باتوں سے کوفہ والوں کے دِل آپ لوگوں کی طرف سے پھیر دے گا اور لوگ حضور سے بغاوت کر بیٹھیں گے۔ یہ سُنتے ہی ابنِ زیاد نے ایک جلاد سے کہا کہ جا اور ابھی میثم کی زبان کاٹ آ۔ وہ فوراً ان کے پاس پہنچا اور کہا میثم! انھوں نے پوچھا کیا کہتے ہو؟ کہا اپنی زبان نکالو کہ امیر ابنِ زیاد نے اس کے کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ یہ سُنتے ہی میثم خوشی سے جھومنے لگے اور کہا، کیا وہ یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ میری بات کو بھی جھوٹی کر دے گا اور میرے آقا و مولا کی خبر کو بھی غلط ثابت کرے گا۔ کیا یہ ممکن تھا کہ حضرتؑ کی بات غلط ہو جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اَب میری زبان خوشی سے کاٹ لے۔ غرض جلاد نے آپ کی زبان کاٹ ڈالی، جس کے بعد اس کثرت سے ان کا خون بہا کہ وہ فوراً مر گئے اور سولی پر چڑھا دیئے گئے۔ صالح بیان کرتے تھے اس واقعہ کے چند دنوں بعد میں وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ اِس کھجور کی اسی شاخ پر سولی دیئے گئے ہیں جس میں میں نے ان کا نام لکھ کر کیل ٹھوک دی تھی۔ آپ کی خبریں بالکل سچی ہوتی تھیں۔ (تاریخ الائمہ ص ۲۳۲ تا ۲۳۴)

روزِ شہادت

تمام روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ میثم امام حسینؑ کے عراق پہنچنے سے دس روز پہلے شہید ہوئے۔ امام حسینؑ ۲ محرم کو وارِدِ کربلا ہوتے تھے۔ اس بنا پر ۲۲ ذی الحجہ کو وہ قتل کیے گئے لیکن چونکہ سولی پر چڑھائے جانے کے دو دن بعد میثم کی روح نے قفسِ عنصری سے پرواز کی تھی اس لیے ہمارا خیال یہ ہے کہ وہ ۲۰ ذی الحجہ کو سولی پر چڑھائے گئے اور ۲۲ کو اِن کا دم نکلا۔ اور چونکہ امام کی شہادت جمعہ کے دِن ہوئی اُس لیے آپ عراق جمعرات کو پہنچے ہوں گے اور میثم بروز یکشنبہ سولی پر چڑھائے گئے اور بروز سہ شنبہ انکی رحلت ہوئی۔

میثم کا دفن

کھجور کے سات تاجروں نے آپس میں طے کیا کہ میثم رضی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو رات میں دفن کر ڈالیں۔ پہرہ دار اس لکڑی کے گرد پہرہ دے رہے تھے جس پر میثم کو سولی دی گئی تھی۔ ان تاجروں نے آگ روشن کر دی اور اور اسکی آڑ میں پوری لکڑی کو اُٹھا کر لے گئے۔ لاش انہوں نے قبیلہ مُراد کے چشمہ کے سرے پر دفن کر دی اور لکڑی کو کسی کھنڈر میں ڈال دیا۔ صبح کو ابنِ زیاد نے اپنے سپاہی تلاش کے لیے بھیجے مگر ان کے کچھ ہاتھ نہیں لگا۔ (میثم تمار مولفہ محمد حسین المظفری)

میثم کی قبر

میثم کا جہاں آج مقبرہ بنا ہوا ہے بے شمار دلائل و شواہد بتاتے ہیں کہ اسی میں وہ مدفون ہیں۔ شروع سے لے کر آج تک لوگ اسی کو انکی قبر قرار دیتے ہیں۔ کوفہ میں سیکڑوں ہی صحابہ، تابعین اور اولیاء و صالحین اور علوی سادات مرے اور دفن ہوتے، سوائے چند قبروں کے بقیہ قبروں کا آج پتہ نہیں۔ میثم کی قبر پر ایک قبہ بنا ہوا ہے لیکن مسجد کوفہ کے مجاورین جن میں بہت سے اسّی کی عمر تک پہنچ چکے ہیں وہ بھی یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ یہ قبہ کب بنا قبہ کے نیچے اوپر پوری عمارت میں کوئی تحریر نہیں جس سے اس کا سالِ تعمیر معلوم ہو سکے۔ میثم کی قبر ہمیشہ سے شیعوں کی زیارت گاہ رہی۔ اس قبر پر ایک خادم مقرر ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میثم کی اولاد

میثم کو خداوند عالم کی طرف سے کئی ایک صالح و نیکوکار بیٹے اور پوتے عطا ہوئے۔ مورخین نے ان کے چھ فرزندوں کے نام لکھے ہیں۔ محمد، شعیب، صالح، علی، عمران اور حمزہ۔

محمد کا رجال کی کتابوں میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ان ہی محمد نے اپنے والد میثم سے اور محمد کے فرزند علی نے جناب ابو طالبؑ کے اسلام کے متعلق روایت کی نیز میثم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ اور ان کے والد دا داؤں نے مرتے دم تک سوا خدا کے کسی کی عبادت نہیں کی۔ علامہ ابن حجر نے اس روایت کو بسلسلہ حالات ابی طالب اصابہ میں نقل کیا ہے اور سلسلۂ حدیث کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ خالص شیعی سلسلہ ہے۔

دوسرے فرزند شعیب کو شیخ طاب ثراہ نے اصحاب امام جعفر صادقؑ میں شمار کیا ہے۔ ان کے فرزند یعقوب ہوئے جو بہت مشہور بزرگ ہیں۔

تیسرے فرزند صالح تھے جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے شیخ طاب ثراہ نے انہیں امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ علامہ کے خلاصہ میں ہے کہ امام محمد باقرؑ نے ان صالح سے کہا، میں تمہیں بھی اور تمہارے والد کو بھی انتہائی دوست رکھتا ہوں۔ ان ہی نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام محمد باقرؑ سے درخواست کی تھی کہ مجھے حدیث کی تعلیم دیجیے امام نے فرمایا تھا کیا تمہارے والد نے تمہیں تعلیم نہیں دی؟ صالح نے کہا نہیں، کیونکہ میں ان کی زندگی میں بہت چھوٹا تھا۔

چوتھے فرزند علی تھے جن کے متعلق عون بن محمد کندی کا بیان ہے کہ ائمہ کے حالات و اخبار کا ان سے بڑھ کر کوئی واقف کار نہ تھا۔

پانچویں فرزند عمران کو شیخ طابب ثراہ نے امام زین العابدینؑ پھر امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے

چھٹے فرزند حمزہ کا ہمارے علمائے رجال نے ذکر نہیں کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ادارہ کی طرف کربلا والوں پر پیش کردہ ۲۰ کتابیں

شہزادہ علی اصغرؑ دو ایڈیشن	سوانح عابس شاکریؒ دو ایڈیشن	سوانح زہیر بن قینؒ دو ایڈیشن	سوانح ہلال بن نافعؒ دو ایڈیشن
سوانح عون ابنِ علیؑ تین ایڈیشن	سوانح حضرت عباسؑ	سوانح حضرت حُرؒ	سوانح زعفر جن
سوانح حبیب ابنِ مظاہرؑ اسدی تین ایڈیشن	سوانح حضرت زینب کبریٰؑ	سوانح یزید بن کندیؒ دو ایڈیشن	سوانح بریر ہمدانیؒ دو ایڈیشن
سوانح مسلم بن عوسجہؑ دو ایڈیشن	سوانح محمد حنفیہؑ	سوانح عثمان بن علیؒ دو ایڈیشن	سوانح بابا ابن یمنیؑ تین ایڈیشن
سوانح جون غلام ابی ذرؒ	مختصر سیرت شہزادہ علی اکبرؑ کے شبہات کا جواب	قاسمؑ ابنِ حسنؑ اور عروسیِ قاسم پر دو جلدیں علامہ انوری کی چھپی ہوئی چھٹی جلد زیر تصنیف ہے	سوانح مسلم بن عقیلؑ دو ایڈیشن

ناشر: رحمت اللہ بک ایجنسی بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas